Original Urdu texts of the English translations at www.ahmadiyya.org/noclaim/state2.htm

1. From Maulvi Abdul Karim’s introduction to the letter of Hazrat Mirza Ghulam Ahmad:

<u>مولوی عبد الکریم صاحب کے تمہیدی مقالہ سے جو حضرت مرزا غلام احمد صاحب کے خط سے پہلے درج ہے</u>

”ایک اور بڑی عظیم الشان بات جسکی طرف میں اپنے دوستوں کو توجہ دلانا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ وہ ہمیشہ اپنے الفاظ و عقائد کی نسبت محاسبہ کیا کریں جو وہ حضرت اقدس امام صادق علیہ السلام کی نسبت مُنہ سے نکالتے اور دل میں رکھتے ہیں۔ یہ مقام سراسر ادب ہے اور ادب ہی سے انسان فلاح پاتا ہے۔ جو مقام و منزلت خدا تعالیٰ نے کسی کا مقرر فرمایا ہے وہ در حقیقت توفیقی ہے۔ دوسرے کسی شخص کا اختیار نہیں کہ اُس پر زیادت کرے یا اُس کے نقص پر زبان کھولے۔ نصاریٰ نے حضرت ابن مریم علیہ السلام کی نسبت اطرا کر کے کیا پھل پایا ہے جو اس مسلک پر چلنے والا آیندہ توقع رکھ سکتا ہے۔ مجھے یاد ہے کہ ایک دفعہ ہمارے ایک دوست نے جو حضرت امام کی محبت میں فنا شدہ ہیں آپ کی خدمت میں عرض کیا کہ کیوں نہ ہم آپ کو مدارج میں شیخین (یعنی حضرت ابو بکر اور عمر۔ ناقل) سے افضل سمجھا کریں اور رسول اکرم ﷺ کے قریب قریب مانیں۔ اللہ اللہ! اس بات کو سن کر حضرت اقدس کا رنگ اڑ گیا اور آپ کے سراپا پر عجیب اضطراب و بیتابی مستولی ہو گئی ... ... آپ نے برابر چھ گھنٹے کامل تقریر فرمائی ... ... اس سارے مضمون میں آپ نے رسول کریم علیہ افضل الصلوات والتسلیمات کے محامد و فضائل اور اپنی غلامی اور کفش برادری کی نسبت حضور علیہ الصلوۃ والسلام سے اور جناب شیخین علیہما السلام کے فضائل مذکور فرمائے۔ اور فرمایا کہ میرے لئے یہ کافی فخر ہے کہ میں ان لوگوں کا مداح اور خاک پا ہوں۔ جو جُزئی فضیلت خدا تعالیٰ نے انہیں بخشی ہے وہ قیامت تک کوئی اور شخص پا نہیں سکتا۔ کب دوبارہ محمد رسول اللہ ﷺ دنیا میں پیدا ہوں اور پھر کسی کو ایسی خدمت کا موقع ملے جو جناب شیخین علیہما السلام کو ملا۔ ... ...

غرض محبت کے جوش میں ہمیشہ اپنی زبان و دل کو شریعت حقہ کے تصرف و حکم کے نیچے رکھنا چاہئے۔ ... ...

حضرت اقدس حَکَم و عدل کا ایک صحیفہ گرامی نقل کر دیتا ہوں جو آپ نے ایک نزاع کے فیصلہ کے لئے ارقام فرمایا ہے اور روانہ کرنے سے پہلے میں نے بھائیوں کے فائدہ کے لئے حضور اقدس سے لے لیا اور عمداً مکتوب الیہ اور سمتِ مقصودہ کو حذف کر دیا ہے کہ غرض اصل مطلب سے ہے۔“

(الحکم، جلد 3، نمبر 29، مورخہ 17/ اگست ۱۸۹۹ء، صفحہ 4 تا 5 سے اقتباسات)

2. Urdu text of the letter by Hazrat Mirza Ghulam Ahmad typed in modern font

حضرت مرزا غلام احمد صاحب کے خط کی عبارت جدید پرنٹ میں

"مجی عزیزی اخویم ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہٗ۔ عنایت نامہ پہنچا۔ حال یہ ہے کہ اگرچہ عرصہ بیس سال سے متواتر اس عاجز کو جو الہام ہوا ہے اکثر دفعہ ان میں رسول یا نبی کا لفظ آگیا ہے جیسا کہ یہ الہام ہوا هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَ دِيْنِ الْحَقِّ، اور جیسا کہ یہ الہام ہوا جری اللّٰہ فی حُلل الْاَنْبِیَآءِ اور جیسا کہ الہام ہوا "دنیا میں ایک نبی آیا مگر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا"۔ * [دیکھیں خط کے آخر پر نوٹ۔ ناقل]

ایسے ہی بہت سے الہام ہیں جن میں اس عاجز کی نسبت نبی یا رسول کا لفظ آیا ہے، لیکن وہ شخص غلطی کرتا ہے جو ایسا سمجھتا ہے کہ اس نبوت اور رسالت سے مراد حقیقی نبوت اور رسالت ہے جس سے انسان خود صاحب شریعت کہلاتا ہے۔ بلکہ رسول کے لفظ سے صرف اسی قدر مراد ہے کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے بھیجا گیا اور نبی کے لفظ سے صرف اسی قدر مراد ہے کہ خدا تعالیٰ سے علم پاکر پیشگوئی کرنیوالا یا معارف پوشیدہ بتانے والا۔ سو چونکہ ایسے لفظوں سے جو محض استعارہ کے رنگ میں ہیں، اسلام میں فتنہ پڑتا ہے اور اس کا نتیجہ سخت بد نکلتا ہے اس لئے اپنی جماعت کی معمولی بول چال اور دن رات کے محاورات میں یہ لفظ نہیں آنے چاہئیں اور دلی ایمان سے سمجھنا چاہئے کہ نبوت آنحضرت ﷺ پر ختم ہوگئی ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ۔ اس آیت کا انکار کرنا یا استخفاف کی نظر سے دیکھنا در حقیقت اسلام سے علیحدہ ہونا ہے۔ جو شخص انکار میں حد سے گزرتا ہے جس طرح کہ وہ ایک خطرناک حالت میں ہے ایسا ہی وہ بھی خطرناک حالت میں ہے جو شیعوں کی طرح اعتقاد میں حد سے گزر جاتا ہے۔ جاننا چاہئے کہ خُدا تعالیٰ نے اپنی تمام نبوتوں اور رسالتوں کو قرآن شریف اور آنحضرت ﷺ پر ختم کر دیا ہے۔ اور ہم محض دین اسلام کے خادم بن کر دنیا میں آئے ہیں۔ اور دنیا میں بھیجے گئے ہیں۔ نہ اس لئے کہ اسلام چھوڑ کر کوئی اور دین بنا دیں۔ ہمیشہ شیاطین کی رہزنی سے اپنے تئیں بچانا چاہئے اور اسلام سے سچی محبت رکھنی چاہئے اور آنحضرت ﷺ کی عظمت کو بھلانا نہیں چاہئے۔ ہم خادم دین اسلام ہیں اور یہی ہمارے ظہور کی علت غائی ہے اور نبی اور رسول کے لفظ استعارہ اور مجاز کے رنگ میں ہیں۔ رسالت لغت عرب میں بھیجے جانے کو کہتے ہیں اور نبوت یہ ہے کہ خُدا سے علم پاکر پوشیدہ باتوں یا پوشیدہ حقایق اور معارف کو بیان کرنا۔ سو اس حد تک مفہوم کو ذہن میں رکھ کر دل میں اسکے معنٰی کے موافق اعتقاد کرنا مذموم نہیں ہے۔ مگر چونکہ اسلام کی اصطلاح میں نبی اور رسول کے یہ معنی ہوتے ہیں کہ وہ کامل شریعت

لاتے ہیں یا بعض احکام شریعت سابقہ کو منسوخ کرتے ہیں یا نبی سابق کی اُمت نہیں کہلاتے اور براہِ راست بغیر استفاضہ کسی نبی کے خُدا تعالیٰ سے تعلق رکھتے ہیں، اس لئے ہوشیار رہنا چاہئے کہ اس جگہ بھی یہی معنی نہ سمجھ لیں۔ کیونکہ ہماری کتاب بجز قرآن کریم کے نہیں ہے اور ہمارا کوئی رسول بجز محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نہیں ہے اور ہمارا کوئی دین بجز اسلام کے نہیں ہے اور ہم اس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء اور قُرآن شریف خاتم الکتب ہے۔ سو دین کو بچوں کا کھیل بنانا نہیں چاہئے اور یاد رکھنا چاہئے کہ ہمیں بجز خادم اسلام ہونے کے اور کوئی دعوے بالمقابل نہیں ہے اور جو شخص ہماری طرف اس کے خلاف منسوب کرے وہ ہم پر افتراء کرتا ہے ہم اپنے نبی کریمؐ کے ذریعہ سے فیض وبرکات پاتے ہیں اور قُرآن کے ذریعہ سے ہمیں فیض معارف ملتا ہے۔ سو مناسب ہے کہ کوئی شخص اس ہدایت کے برخلاف کچھ بھی دل میں نہ رکھے ورنہ وہی خُدا تعالیٰ کے نزدیک اس کا جوابدہ ہوگا۔ اگر ہم اسلام کے خادم نہیں ہیں تو ہمارا سب کاروبار عبث اور مرؔدود اور قابلِ مواخذہ ہے۔

زیادہ خیریت ہے۔ والسلام

مورخہ ۷/اگست ۱۸۹۹ء

*نوٹ: ایک قرأت اس الہام میں یہ بھی ہے کہ دنیا میں ایک نذیر آیا۔ اور یہی قرأت براہین میں درج ہے اور فتنہ سے بچنے کے لئے یہ دوسری قرأت درج نہیں کی گئی۔"

(الحکم، جلد 3، نمبر 29، مورخہ 17/اگست ۱۸۹۹ء، صفحہ 6)

---

3. On the next page see the image of the original page 6 from *Al-Hakam* where this letter appeared

اگلے صفحہ پر ملاحظہ کریں 'الحکم' کے اصل صفحہ 6 کا عکس جہاں حضرت مرزا غلام احمد صاحب کا یہ خط شائع ہوا

المیعاد خداوند کریم ہم سب کو خاتمہ اس ایمان پر کرے ۔ آمین

عاجز عبدالکریم سیالکوٹی

اور وہ صحیفہ گرامی حضرت اقدس کا یہ ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی

محبی عزیزی اخویم ....

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ عنایت نامہ پہنچا حال یہ ہے کہ اگرچہ عرصہ بیس سال سے متواتر اس عاجز کو جو الہام ہوئے اکثر دفعہ ان میں رسول یا نبی کا لفظ آگیا ہے جیسا کہ یہ الہام ہوا ۔ ھو الذی ارسل رسولہ بالھدی و دین الحق اور جیسا کہ یہ الہام ہوا جری اللہ فی حلل الانبیاء

اور جیسا کہ الہام ہوا ۔ * دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا ۔ ایسے ہی بہت سے الہام ہیں جن میں اس عاجز کی نسبت نبی یا رسول کا لفظ آیا ہے لیکن وہ شخص غلطی کرتا ہے جو ایسا سمجھتا ہے کہ اس نبوت اور رسالت سے مراد حقیقی نبوت اور رسالت ہے جس سے انسان خود صاحب شریعت کہلاتا ہے بلکہ رسول کے لفظ سے صرف اسی قدر مراد ہے کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے بھیجا گیا اور نبی کے لفظ سے صرف اسیقدر مراد ہے کہ خدا سے علم پاکر پیشگوئی کرنے والا یا معارف پوشیدہ بتانے والا سو چونکہ ایسے لفظوں سے جو محض استعارہ کے رنگ میں ہیں اسلام میں فتنہ پڑتا ہے اور اسکا نتیجہ سخت بد نکلتا ہے اس لئے اپنی جماعت کی معمولی بول چال اور دن رات کے محاورات میں یہ لفظ نہیں آنے چاہئیں اور دلی ایمان سے سمجھنا چاہئے کہ نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہو چکی ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین

اس آیت کا انکار کرنا یا استخفاف کی نظر سے دیکھنا درحقیقت اسلام سے علیحدہ ہونا ہے جو شخص انکار میں حد سے گذرتا ہے جسطرح کہ وہ ایک خطرناک حالت میں ہے ایسا ہی وہ بھی خطرناک حالت میں ہے جو شیعوں کیطرح اعتقاد میں حد سے گذر جاتا ہے ۔ جاننا چاہئے کہ خدا تعالیٰ نے اپنی تمام نبوتوں اور رسالتوں کو قرآن شریف اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم کر دیا ہے ۔ اور ہم محض دین اسلام کے خادم بنکر دنیا میں آئے ہیں اور دنیا میں بھیجے گئے ہیں تا اس بات کو کہ اسلام کو چھوڑ کر کوئی اور دین بناویں ہمیشہ شیاطین کی رہزنی سے اپنے تئیں بچانا چاہئے اور اسلام سے سچی محبت رکھنی چاہئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کو بھلانا نہیں چاہئے ہم خادم دین اسلام ہیں اور یہی ہمارے ظہور کی علت غائی ہے اور نبی اور رسول کے لفظ استعارہ اور مجاز کے رنگ میں ہیں ۔ رسالت لغت عرب میں بھیجے جانیکو کہتے ہیں اور نبوت یہ ہے کہ خدا سے علم پاکر پوشیدہ باتوں یا پوشیدہ حقایق اور معارف کو بیان کرنا سو اس حد تک مفہوم کو ذہن میں رکھکر دل میں اس کے معنے کے موافق اعتقاد کرنا مذموم نہیں ہے مگر چونکہ اسلام کی اصطلاح میں نبی اور رسول کے یہ معنے ہوتے ہیں کہ وہ کامل شریعت لاتے ہیں یا بعض احکام شریعت سابقہ کو منسوخ کرتے ہیں یا نبی سابق کی امت نہیں کہلاتے اور براہ راست بغیر استفاضہ کسی نبی کے خدا تعالیٰ سے تعلق رکھتے ہیں اس لئے ہوشیار رہنا چاہئے کہ اس جگہ بھی یہی معنے نہ سمجھ لیں ۔ کیونکہ ہماری کتاب بجز قرآن کریم کے نہیں ہے اور ہمارا کوئی رسول بجز محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نہیں ہے اور ہمارا کوئی دین بجز اسلام کے نہیں ہے اور ہم اس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء اور قرآن شریف خاتم الکتب ہے سو دین کو بچوں کا کھیل بنانا نہیں چاہئے اور یاد رکھنا چاہئے کہ ہمیں بجز خادم اسلام ہونے کے اور کوئی دعوے بالمقابل نہیں ہے اور جو شخص ہماری طرف اس کے خلاف منسوب کرے وہ ہم پر افترا کرتا ہے ہم اپنے نبی کریم کے ذریعہ سے فیض و برکات پاتے ہیں اور قرآن کے ذریعہ سے ہمیں فیض معارف ملتا ہے سو مناسب ہے کہ کوئی شخص اس ہدایت کے برخلاف کچھ بھی دل میں نہ رکھے ۔ ورنہ وہ خدا تعالیٰ کے نزدیک اس کا جوابدہ ہوگا ۔ اگر ہم اسلام کے خادم نہیں ہیں تو ہمارا سب کاروبار عبث اور مردود اور قابل مواخذہ ہے زیادہ خیریت ہے والسلام

مورخہ ۷ اگست ۱۸۹۹ء

* نوٹ ۔ ایک قراءت اس الہام میں یہ بھی ہے کہ دنیا میں ایک نذیر آیا ۔ اور یہی قراءت براہین میں درج ہے اور فتنہ سے بچنے کے لئے یہ دوسری قراءت درج نہیں کی گئی ۔ مصنف

امام اعظم رضی اللہ عنہ کا عہدہ قضا منظور کرنے سے انکار

خلیفہ منصور نے امام اعظم ابوحنیفہ کو طلب کرکے ان کے لئے قضا کا عہدہ تجویز کیا ۔ امام صاحب نے صاف انکار کیا ۔ اور کہا کہ میں اس کی قابلیت نہیں رکھتا منصور نے کہ جسکو امام صاحب سے پہلے بھی کسی وجہ سے ناراضگی تھی خفا ہو کر کہا تم جھوٹے ہو ۔ امام صاحب نے کہا کہ اگر میں جھوٹا ہوں تو یہ دعویٰ ضرور سچا ہے کہ میں عہدہ قضا کے قابل نہیں کیونکہ جھوٹا شخص قاضی مقرر نہیں ہو سکتا ۔ یہ تو ایک منطقی لطیفہ تھا لیکن دراصل وہ اس عہدہ سے محتاط تھے کہ قضا کی ذمہ داری نہیں اٹھا سکتے تھے مگر منصور نے نہ مانا اور اس نے اصرار کیا امام صاحب بھی انکار پر قائم رہے خلیفہ نے انہیں قید کیا اور اسی قید میں فوت ہو کر راہی ہو گئے ۔